به عون معین مطلق و توفیق خدای حق

این کتاب مستطاب مسمّی به **خلافت** مصنفه حکیم دقیق النظر عمیق الفکر
عالم تواریخ و سیر جان ڈونپورٹ صاحب بہادر که ترجمه آن جناب
ممدوح اکابر انام موہبت فرمای خاص و عام وحید العصر مولوی محمد حیدر رضا صاحب
عام فہم بزبان اردو از کمال غور و توجه از کتم عدم بمنصه ظہور آوردند

نام تاریخی

جزو مظاہر الحق

۱۳۰۱ھ

1907
CHECKED 1995

حسب ارشاد فیض بنیاد عالی شان جلالت نشان منبع الخلق والاحسان معدن
الکرم والامتنان عالی ہمت آسمان رفعت آفتاب طلعت برگزیده بارگاه حضرت
رب المشرقین جناب راجه سید غضنفر حسین صاحب ضاعف اجلاله وادام الله اقباله
بمقام لکھنو محله فراشخانه وزیر گنج بتاریخ بست و نہم ماه ربیع الثانی سنه ۱۳۰۱ ہجری

در مطبع اثنا عشری بحسن اہتمام بنده سید عابد علی طبع شد

تقریظ

چکیدہ خامہ بلاغت نظامہ جناب جر علام بحر طمطام مروج دین مبین اسلام نائب اہل بیت علیہم السلام الفقیہ الباذل والعالم الکامل فخر المتکلمین عمدۃ المجتہدین آیۃ اللہ فی العالمین مجتہد العصر والزمان افضل الفقہا تاج العلما بحر العلوم جناب مولانا و مقتدانا سید علی محمد صاحب قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

باسمہ سبحانہ

تاریخ فاضل معاصر حکیم متبحر علامہ جان ڈوینپورٹ صاحب بہادر دام توفیقہ جسمے اونھون نے تاریخ بعض ائمہ دین و حجج معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین بالخصوص تاریخ حضرت سید الوصیین امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ مین تحریر فرمائی ہی اوسکا یہ ترجمہ شریف ہے اور اسی وحید عصر فرید دہر فرد زمانہ دُر یگانہ عالی جناب معلی القاب حشمت مآب عظمت ایاب گردون قباب ہلال رکاب ذو الریاستین شاہزادہ علامہ سرکار فیض مدار شاہزادہ جہان قدر میرزا احمد واحد علی بہادر دام اقبالہ وزاد اجلالہ واید الحق بہ الحق واہلہ بحق الحق واہلہ نے نوک ریز قلم ہدایت رقم کرایا ہم یہ مطالعہ سعیدان مین آیا واقعی یہ ترجمہ نہایت خوب ہے بغایت پاکیزہ اسلوب ہی۔

فی کل لفظ منہ روض من المنی ‌ ‌ ‌ وفی کل سطر منہ عقد من الدرر

حق سبحانہ وتعالے سب مومنین اور شیعیان آل طٰہٰ ویٰسین کو اس سے مستفید و
مستفیض کرے اور ثواب عظیم اسکا عائد حال فرخندہ فال حضرت شاہزادہ زاد اللہ
بسطۃ فی العلم والجسم فرماے اور ہرچند کہ اصل تاریخ مزبور متضمن اکثر مضامین حق
پر ہے لیکن ازبسکہ حکیم مذکور چیرہ دست حکمت فلسفہ مین ہین اور مبانی مین اوسکے
اور مبانی شرع حنیف مین بون بین ہے اور حکمت اخلاق پر صاحب موصوف کو
توجہ کمتر ہے حالانکہ وہ مثل مرادف اسلام ہے اسوجہ سے بعض تعریضین اون کی
بعض ائمہ معصومین پر بمراحل دور انصاف اور عقل سے واقع ہوے ہین بالخصوص
جو تعرض اونہین سفر کربلا وغیرہ پر ہوا کہ وہ عاقلانہ مشورہ کے خلاف ہوا حالانکہ نظیر
اوسکی حکمت کی پیشواؤن کے حال مین بھی موجود ہے معلوم نہین کہ حکیم سقراط کی
موت کو بھی وہ عاقلانہ مشورہ کے خلاف فرمائین گے یا نہین۔ بر تقدیر ثانی یہ
تحکم ہے اور بر تقدیر اول جان حکمت پر ستم توڑنا ہے بس صاحب ممدوح کو
پہلے اس تنقیح پر توجہ ضرور تھی کہ جناب حضرت۔ یزید پر نو قسمون مین سے اخلاقی
قوتون کے اقسام کی کون قسم تھی اور عناد یزید اون سے کس قسم کا تھا۔ اور
سفر کربلا کس قسم مین داخل تھا اور موت حضرت عقلی تھی یا نہین اور موت عقلی حیات
غیر عقلی سے بہتر ہے یا نہین۔ اور علی ہذا القیاس ہم سب پر ظاہر یہ ہے کہ وہ

www.shiatiger.com

اس تاریخ مین تسلیم کرتے ہین حضرت کی سخاوت وصبر و شجاعت حالانکہ حکما اخلاق
نے حکمت و شجاعت مین تلازم طرفین سے ثابت کیا ہے۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے
کہ حضرت شجاع ہون اور حکیم نہون اذکل حکیم شجاع و کل شجاع حکیم۔ پس جنبہ بیت
صاحب ممدوح کی حکمت اخلاق سے اور اوسکے مصطلحات سے اظہر من الشمس الدائم
اور ابہر من الامس الدابر ہے اور جو شائق تنقید کا حقائق اشیائے کے ہوا وسے مطالعہ
ترجمہ زیارت ناحیہ اور اوسکے منہیات کا چاہئے کہ وہ تفصیل پر ان اجمالون کے مطلع
ہو کے قدرت خدا کا تماشا دیکھے وہو یحقق الحق ویمحق الباطل وہو الموفق والمعین
وعلیہ یتوکل وبہ نستعین حررہ بیمناہ الوازرۃ الداثرۃ خادم الشریعۃ الطیبۃ الطاہرۃ
علی محمد بن سلطان العلما اوتی کتابہ بیمینہا فی الآخرۃ

تقریظ دل پذیر بے مثل ولا نظیر ؎

کہ از نوک قلم بلاغت رقم فضائل مآب فواضل ایاب عمدۃ الانجاب قدوۃ الاطیاب
جناب مولوی سید محمد صالح بن العلم العلامہ والفرد الفہامہ العالم الربانی
والنور الشعشعانی عمدۃ العلماء الاعلام فقیہ اہل بیت علیہم السلام آیۃ اللہ فی
العالمین وحجتہ علی الجاحدین المولی الکونین نجل المصطفین جناب مولانا السید حسین صاحب
اعلی اللہ مقامہ وجعل الجنۃ دار قیامہ بر صفحہ قرطاس محرر گشتہ

www.shiatiger.com

بسمہ سبحانہ

نحمد اللہ الرحمان الرحیم علی احسانہ الجسیم وکرمہ العمیم ونشکرہ علی ما انعم علینا بمنۃ العظیم وجعلنا علی ملۃ خلیلہ الجلیل ابراہیم ونصلی علی نبیہ النبیہ الکریم وعترتہ حجج دین اللہ القویم سیما ابن عمہ ووصیہ الذی حبہ صراط اللہ المستقیم اما بعد یہ رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ مسماۃ بہ جزو مظاہر الحق کتاب مستطاب مسمیٰ بہ خلافت مصنفہ حکیم دقیق النظر عمیق الفکر عالم تواریخ وسیر جان ڈونپورٹ صاحب بہادر ہداہ اللہ تعالیٰ سواء الطریق درواہ من رحیق التحقیق کا ترجمہ ہے۔ جسے عالی جناب معلی القاب حشمت مآب عظمت آیاب متکی اریکہ جاہ وجلال متوسد وسادہ ابہت واجلال حاتم زمان سکندر دوران صاحب عالم وعالمیان سرکار جناب شاہزادہ جہان قدر میرزا محمد واحد علی بہادر ادام اللہ اقبالہ وضاعف قدرہ واجلالہ نے واسطے فائدہ سائر مومنین وموالیان ائمہ طاہرین کے زبان انگریزی سے اردو مین تحریر کرایا۔ اور حقیقت امامت جناب امام المتقین وصی خاتم النبیین سید المرسلین نفس رسول رب العالمین امیر المومنین مطلوب کل طالب اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ما اتصل اللیالی والایام کو کتب تواریخ عامہ سے ثابت کیا حق یہ ہے کہ عالی حضرت شاہزادہ صاحب بہادر کا یہ احسان

www.shiatiger.com

عام سب پر ہے لیکن زبان انگریزی کے ناواقفون کو تو گویا نہر کوثر ہے۔ خداوند عالم مالک لوح و قلم شیعیان امیر المومنین کو اس سے فیضیاب کرے اور اپنے فضل و کرم سے سرکار فیض مدار جناب ممدوح کو شاد کام و بامراد رکھے مصرعہ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔ حررہ بقلمہ و لفظہ بفمہ اذل الخلیقہ بل لا شئے فی الحقیقہ السید محمد صالح بن العالم المشتہر فی المشرقین و المغربین البری عن کل شین و شین جناب المولوی سید اصغر حسین طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ یوم الاربع لستہ خلوان من شہر جمادی الاخری سنہ ۱۳۰۴ من ہجرۃ سید الوری علیہ التحیۃ و الثنا

قطعہ تاریخ چکیدہ خامہ بلاغت نظامہ شاعر بے عدیل رئیس جلیل عالیشان جلالت نشان الامیر ابن الامیر جناب مستطاب نواب سید محمد حسین خان صاحب نصا الشہیر بہ چھوٹے صاحب متخلص بہ ہجری فی دام اقبالہ و افضالہ

قطعہ تاریخ

جم جاہ فریدون فر جہان قدر — شہزادہ آفتاب صولت
ہین ذرہ نواز و بندہ پرور — لکھوائے کتاب مہر طلعت
کس حسن سے ترجمہ کرایا — کیا شستہ و رفتہ ہے عبارت
ہوسکتے نہیں بیان اوصاف — تحریر ہے معدن فصاحت
اسے ہجری کلک دُر فشان نے — کھینچے تصویر خوب صورت ۱۳۰۴ھ

www.shiatiger.com

قبل ازین حسب ارشاد فیض بنیاد عالی جناب معلے عن القاب عظمت ایاب حاتم
زمان سکندر دوران صاحب عالم و عالمیان سرکار فیض آثار جناب شاہزادہ
میرزا جہان قدر محمد واحد علی صاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ وضاعف اجلالہ نے
واسطے فائدہ سائر مومنین و موالیان ائمہ طاہرین کے زبان انگریزی سے
اردو مین تحریر کرایا اور حقیت امامت حضرت امیر المومنین صلوات اللہ
وسلامہ علیہ کو کتب تواریخ عامہ سے کرایا اور حسب فرمائش عالی جناب
شاہزادہ ممدوح کے والا شان جلالت نشان رفیع المکان عالی دودمان
رئیس زمان منبع الجود والاحسان عالی جناب نواب سید محمد مہدی حسن خان
المعروف بجناب سید بادشاہ نواب صاحب نے مطبع صبح صادق شہر عظیم آباد مین چھپوایا تھا
فی الحال حسب اجازت عالیجناب شاہزادہ ممدوح کے بندہ کمترین دعاگوے مومنین
سید عابد علی مالک مطبع و مہتمم اخبار امامیہ نے اپنے مطبع مین حلیہ طبع سے آراستہ کیا فقط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣	حاشیہ ٣	خلافت	وہ خلافت	٩	١٢	جو	جو کوئی
ایضاً	٩	کے	کرے مین	١٣	١٥	بو	ابو
٣١	٧	ادر	اوتار	١٤	٦	نودیئس	نوودیئس
٣٤	١٠	مسلمانون	مسلمان	١٥	١٠	قبول کو	کو قبول
٣٠	٢	ایچ	اینچ	٢٣	١	اگرچہ	اگرچہ

www.shiatiger.com

بعون صانع ملک و ملکان و فضل خالق زمین و زمان

درین ہنگام فرخی فرجام بفضل حضرت معین مطلق الموسوم

جزو مظاہر الحق

نام تاریخی
سنه ۱۳۰۱ ہجری

بمقام لکھنؤ محله فراشخانه و زیر گنج بتاریخ بست دوم ماه ربیع الآخر سنه ۱۳۰۱

در مطبع حسینی اثنا عشری بحسن اہتمام سید عابد علی طبع شد

www.shiatiger.com

دیباچہ مصنف

یہ تحریر بایما اکثر ناظرین کتاب مسمّی ان اپولوجی فور محمدؐ اینڈ قرآن (مترجم بہ مظاہر الحق) کے جنکی راے ہوئی کہ مختصر ذکر خلافت کا اوس کتاب مین مستحسن تہہ ہوتا قلمی ہوے۔

دستخط

جی ڈی یعنے جان ڈوینپورٹ۔ اسموں سے مصنفین کتب کے جنکی طرف واسطے سند کے اس تحریر مین رجوع کرنا ہوا اطلاع دیجاتی ہے

ابوالفدا۔ ترجمہ لنسک مطبوعہ ۱۷۶۵ء۔ ابوالفرج۔

تاریخ مختصر خاندان ہاے شاہی۔ دلو دوہیلوس

تاریخ متقدمین۔ دونو۔ تاریخ ہندوستان۔ مجموعات

مختلف فرانسیسی وانگریزی۔ گبین۔ الحطاطور۔ ڈی ہربلٹ

کتب سرقیفشہ۔ ہارمس ملس۔ تاریخ اسلام۔ نیبور۔ تذکرہ عرب

مارا کسی۔ بیان قرآن۔ واشنگٹن ایروینگ۔ سیرہ محمدؐ

اوکلی۔ تاریخ اعراب۔ پوسن۔ خطوط بہ لڑاوس۔ ٹیلرس

تاریخ محمدؐ۔ دولٹائیر رسائل اخلاق و مذاہب اقوام۔

www.shiatiger.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خرابیان جو اولو العزمی کے جھگڑون سے جاری ہوتی ہین وہ اکثر جس زمانہ مین
اور جس ملک مین واقع ہوئی ہین وہان وہ محدود رہتے ہین مگر جو خرابیان
اختلافات مذہبی یا تعصب دینی سے کہ یہ سب خصومتون سے زیادہ
نا اصلاح پذیر ہی پیدا ہوتی ہین وہ ایسی نہین ہوتے ہین - تصدیق پر اس امر کے
حال خلافت ایسی گواہی دیتا ہی کہ اوس مین کسیکو جاے بحث نہین رہتی -
اسطرح کہ جو بخت عداوت انحضرت کی وفات سے ان دو بڑے فرقون مین

جو بنام سنی و شیعہ مشہور ہین پیدا ہوئے وہ ہر قرن مین بعد ہجرت تازہ
ہوتی رہی ہو بلکہ ابتک اگرچہ کسیقدر گھٹ گئے ہو درمیان عثمانیون اور فارسیون
چلی آتی ہو

فصل ۱۱

آنحضرت کے رفقاء و اصحاب کے دلون مین اوس طرز کی
عداوت و رقابت ہوئی جس مین کہ سکندر اعظم کے جانشین مبتلا تھے تو پھر
انکی سلطنت بحر اقیانوس سے دریاے گنگ تک نہ پہونچی ہوتی بلکہ ہوسکتا
تہا کہ انکا دین درمیان عرب کے صحراؤن کے غایب ہو جاتا مگر تفضل خدا نے
ایک حصہ آنحضرت کے جوش دل کا اونکے شاگردون پر القا فرمایا جس سے
دلون کو اونکے قوت ہوئی اور قرآن کے رواج دینے کے شوق سے
اونکی ہمتون کو ایسا بلند کیا کہ انہون نے اپنے نفع شخصی پر نظر نہین کی لیکن
بعد وفات آنحضرت نہ تلوار کی دہشت نہ خطبونکی تیز زبانی ایسا اتفاق
نہ ہی جیسا کہ بحال خواہش چاہتے تھے ثابت و قایم نہ رکھ سکے بلکہ برعکس
اسکے فرقے اہل اسلام کے اتنے متعدد ہوے جتنے کہ نصاری کے ہین
حالانکہ تعدد فرق سے خود نصرانیت پر حرف آتا ہی پس اس بات مین دونون
مذہب برابر ہوے کہ ملاحظہ سے اونکے احوال کے ایک غم افزا نظیر
انسانکی ضعف عقل کے اور نخوت و غرور کے مشاہدہ ہوتے ہے

www.shiatiger.com

فصل ۲ تفصیلی حال اتنے فرقون کا اور اونکے تناقض طریقون کا لیئے
جلدون مین لکھا جا سکتا ہے مگر جیسا کہ علی العموم یہودیون اور نصرانیون کے
دو عام فرقے فریسیین وصدوقیین یہودیون مین اور کتھولک پروٹسٹانٹ
نصرانیون مین سمجھے جاتے ہین ویسا ہی سنی اور شیعہ کے عام معنے لینا چاہیئے
اب نتیجہ اس افتراق کا صرف انواع واقسام کے اختلافات فروع ورسوم
دین مین نہین بلکہ ایک نہایت نا اصلاح پذیر جنگ وجدل بھی ہے جس مین معلوم
ہوتا ہے کہ نہایت خونریزی ہوئی **فصل ۳** ان دو فرقون مین سے ایک
یعنے سنیّون نے ابوبکر خسر کو رسول ع کے اونکا جانشین مانا اور دوسرے فرقے نے
علی چچازاد بھائی اور داماد آنحضرت سے جیسا کہ مقتضائے مزید انصاف ور
حمیت دین ہی تو لازم تھی باین نظر کہ آنحضرت ہمیشہ اون سے محبت و الفت علانیہ
رکھتے تھے اور چند مرتبہ اونکو اپنا جانشین بھی ظاہر کیا تھا علی الخصوص و مقامون
ایک جب آنحضرت نے اپنے گھر مین قبیلۂ ہاشمی کی ضیافت کی تھی اور
علی نے باوصف تمسخر و توہین کفار اپنا ایمان لانا ظاہر کیا آنحضرت نے اپنے باہین
اوس جوان کے گلے مین ڈال کے چھاتی سے لگا کے باآواز بلند کہا دیکھو

(۱) [illegible]

میرے بھائی میرے وصی میرے خلیفہ کو) اور دوسرے جب آنحضرت نے
ایک برس قبل اپنے انتقال کے خطبہ پڑہا تھا بحکم خدا جسکو جبرئیل آنحضرت کے
پاس لائے تھے اور یون کہا تھا کہ آپ پر اے پیغمبر صلوات و رحمت خدا سے
مین لایا ہون مع اوسکے حکم کے آپکے پیرون کے نام جسکو آپ اون سے
کہئے نے تاخیر کے اور نے خوف کے شریر آدمیون سے اسواسطے کہ وہ خداوند
توانا ہی اور بچا دیگا آپکو کہ اوس کے بندہ ہین **فصل ۳** بموجب اس حکم کے
آنحضرت نے انس سے کہا کہ لوگون کو جمع کرے جس مین آنحضرت کے پیرو اور
یہودی اور نصرانی اور مختلف رہنے والے وہان کے بھی حاضر ہوئین — یہ
جمعیت ایک گاؤن پاس ہوئی جس کا نام خم غدیر ہی نواحی مین شہر جحفہ کے
جو درمیان مکّہ و مدینہ کے واقع ہی پہلے یہ مقام کل موانع سے صاف ہو رہا تھا
دسوین اپریل ۶۳۱ء مین آنحضرت ایک بلند منبر پر گئے جو وہان اون کے لئے
نصب کیا گیا تھا اور جبکہ ہزارون حضار نہایت توجہ سے سنتے تھے ایک خطبہ
حضرت نے بڑی شان و شوکت و فصاحت و بلاغت سے پڑہا۔ مگر ہمکو افسوس
ہی کہ یہ کتاب سوائے خلاصہ مذکور الذیل کے گنجایش خطبہ کے نہین رکھتی ہی
حضرت نے خطبہ یون شروع کیا تمام حمد و ثنا اوس یکتا خدا کو ہی جس کو کوئی دیکھ

www.shiatiger.com

نہین سکتا اوس کا علم گذشتہ و حال و آیندہ پر شامل ہی اور اوسکو نہایت
پوشیدہ اسرار آدمیون کے دل کے معلوم ہین اسواسطے کہ اوس سے کوئی
چیز چھپ نہین سکتی اگرچہ وہ بیقیاس بعید ہی تاہم ہمسے قریب ہی - یہی وہ ہی
کہ جسنے آسمان و زمین کو اور جو کچھ اس مین شامل ہی پیدا کیا وہی ایک غیر فانی ہی
اور جو کچھ کہ ہی اوسکی قدرت و اختیار کے تابع ہی - مگر اوسکی رحمت اور فضل
سب کو شامل ہی جو کچھ اوس سے سرزد ہوتا ہی اوس مین مصلحت ہی عقاب مین
تاخیر کرتا ہی اور سزا دینا بھی اوس کا خالی از رحمت نہین ہی - سر اوسکی ذات کا
ممکنات کو مجہول ہی اور ہمیشہ مجہول رہے گا - اوسکی حکم سے آفتاب و ماہتاب
اور باقی اجرام سماوی اپنی راہ پر جو اوس نے مقرر کردے ہین چلتے ہین جو
کچھ وہ چاہتا ہی چاہے آسمان پر ہو چاہے زمین مین وہ ضرور ہی ہوتا ہے
زندہ سے یہ جان لیسکتا ہی اور مردہ مین پھر روح داخل کر سکتا ہی وہی
خوشی و غم دونون دیتا ہی - اوسکے کان سب لوگونکے دعا کے طرف لگے
رہتے ہین - جو اوسکو بکمال یقین مانتے ہین اور صاف اور نادم دل سے
اوسکی طاعت کرتے ہین - اما بعد اسے لوگون مین صرف بندہ محکوم ہون
اور مجکو حق تعالے کا حکم ہوا ہی اور مین اوسکے تعمیل مین سر نیاز بکمال خضوع

www.shiatiger.com

و ادب جھکاتا ہون - تین دفعہ جبرئیل میرے اوپر ظاہر ہوے اور تینون دفعہ اونہون نے مجکو حکم دیا کہ مین سب اپنے پیرو ون سے خواہ وہ گورے ہون خواہ کالے یہ ظاہر کرون کہ علی میرے خلیفہ اور وصی اور امام ہین اور میرے گوشت و خون ہین اور میرے ایسے ہین جیسے ہارون موسی کے تھے اور بعد میری وفات کے وہ تمہارے ہادی ہون گے اور جب مین اس دنیا سے رحلت کرون تو میرے پیرو ون کو اونکے فرمان برداری ایسی کرنا چاہیے ہے جیسی کہ میری فرمان برداری کرتے تھے جبکہ مین تم مین تھا جسنے علیؑ کی نافرمانی کی اوسنے خدا اور رسولؑ خدا کی نافرمانی کی - اے دوستو یہ خدا کے احکام ہین - علیؑ نے مجھسے سیکھے ہین سب وحیان جو وقتاً فوقتاً مجکو آئی ہین جو اس حکم کو نمانیگا اللہ کی دائمی لعنت ضرور اوسکے سر پر رہیگی جو علیؑ کا حکم نہ بجالاوے گا خدا نے ہر ایک سورہ مین قرآن کے علیؑ کی تعریف کی ہے مین دوبارہ کہتا ہون کہ علی میرے چچا کے بیٹے اور میرے گوشت و خون ہین اور خدا نے اوسکو نہایت نادر خوبیان عنایت کی ہین بعد علیؑ کے اونکے بیٹے حسن و حسین اور اونکے جانشین ہونگے

فصل ۵ اس خطبہ کے تمام ہونے پر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور سفیان

اور دوسرے لوگون نے علیؑ کے ہاتھہ چومے اور انکے جانشین آنحضرتؐ مقرر
ہونیکی مبارکباد دی اور اقرار کیا انکے تمام احکام کو سچے طور سے بجا لاوین گے

فصل ۶ سنہ ۳۲ ع مین حضرتؐ تین دن قبل اپنے انتقال کے آنحضرتؐ نے پھر
اپنے تابعین کو وقت رخصت ان الفاظ سے سمجھایا کہ اے میرے شاگردو! تم
خوب یقین کرتے ہو کہ ایک ہی خدا ہے اور مین محمدؐ اوس کا رسول ہون اور حقیقت
مین بہشت اور دوزخ ہین اور مرنا اور بعد موت کے حشر حق ہے اور ایک
وقت مقرر ہے کہ اوس وقت تمام انسان اپنے قبرون سے اوٹھہ کے داور
قادر مطلق مین حاضر ہونگے۔ ساری جماعت نے یک زبان جواب دیا کہ
ہان ان سب چیزون کا خوب یقین رکھتے ہین اوس کے اوپر رسولؐ نے
انکو قسم ان عقیدونکی پھر بتاکید اس بات پر دی کہ انکی آل سے زیادہ تر
خاص کر کے ہمیشہ محبت رکھین اور انکی عزت و توقیر کرین بڑے شد و مد سے
یون کہا کہ جو مجھہ سے محبت رکھتا ہو وہ علیؑ کو اپنا دوست سمجھے اللہ تائید کرے
انکی جو دوستی رکھتے ہین علیؑ سے اور غضب کرے اون سب پر جو اوسکے دشمن ہین

فصل ۷ ایسے مکرر اور مصرح بیانات سے جو خود رسولؐ کے لبون سے
ہی تھے ایک وقت تک تو شک و شبہ امر خلافت سے دور رہا مگر آخرش

سبب ہوا یہی ہوئی کہ بی بی عایشہ ابوبکر کی بیٹی آنحضرت کی زوجہ دوسرے
فصل ۸ کچھ اپنی سازو باز کرکے باپ کو پہلا خلیفہ لوگون سے مقرر کروالیا
ملک الموت کے انتظار مین آنحضرت کا عایشہ کے حجرے مین جانا خواہ آنحضرت کے
حکم اور مرضی سے ہوا ہو خواہ بی بی کے ہوا ہو بہرصورت یہ بات بھی ایسی ہی کہ
خاص کرکے اونکے مفید مطلب تھی — اسواسطے کہ بس یہ یقینی ہی کہ آنحضرت کا
کہنا دربارہ جانشینی علیؑ کے کانون تک لوگون کے نہ پہونچنے پائی پس علی العموم
یہ سمجھا گیا کہ جیسے جناب رسولؐ نے بدون بیان کرنے اپنی آخری وصیت کی
دربارہ جانشینی کے انتقال کیا — اور اس ہی سبب سے یہ بات ہوئی کہ تین خلیفون کو
یہ ہم راج کیا قبل اسکے کہ علیؑ اپنے حق کو پہونچین جسکے وہ اسقدر مستحق تھے
نہ صرف بلحاظ قرابت وزوجیت فاطمہؑ دختر رسولؐ کے بلکہ نیز بلحاظ اون بیشمار
اور بڑے خدمتون کے جو اونہون نے مذہب اسلام کی کی فصل ۹ توقع ہی
کہ شاید بی بی عایشہ کی اس کردار کے باعثون مین سے ایک خدمت فرزندانہ
ہو کہ اپنے باپ کے خلیفہ ہونے مین اعانت کی ۔ مگر بیشک وشبہ نہایت قوی باعث
اسکا بغض کینہ دیرینہ علیؑ کیطرف سے تھا جسکا سبب یہ بات ہوئی ۔ کہ آنحضرت نے
جب سنہ اول ہجرت مین قبیلہ مصطلق پر حملہ کا عزم کیا تو اپنی پیاری بی بی عایشہ کے

www.shiatiger.com

فراق کا تحمل نہ کر سکے اور وہ ساتھ گئیں ۔ جب لشکر واپس آتا تھا اور رات کا
وقت تھا اور مدینہ قریب رہ گیا تھا تو بی بی عائشہ اپنے اونٹ پر سے راستے
میں اوتر پڑیں اور واسطے رفع حاجت کے ایک طرف کو چلی گئیں ۔ مگر جب پلٹیں
اور معلوم ہوا کہ ہیکل گر گئی جو بہت قیمتی اور پھر فروسکے سنگ سلیمانی کی بنی ہوئی
تھی تو اوسکو ڈھونڈتے وہ جدھر آئی تھیں اودھر کو پھر گئیں اس عرصہ میں
اونکے خدمتگار سمجھے کہ وہ ضرور پھر عماری میں سوار ہو گئی ہونگی ۔ عماری کو
پھر اونٹ پر رکھ کر لے چلے جب بی بی عائشہ پھر راستہ پر آئیں اور معلوم ہوا
کہ اونکا اونٹ چلا گیا تو وہ اس انتظار میں بیٹھیں کہ جب تلاش ہوگی تو
کوئی اونکے لانے کو بھیجا جائیگا ۔ اور تھوڑی دیر بعد سو گئیں ۔ صبح کو تڑکے
جب صفوان بن المعطّب جو استراحت کے لئے راہ میں پیچھے ٹھہر رہا تھا پاس سے
گذرا تو ایک شخص کو زمین پر سوتا ہوا دیکھکر اوسکے قریب آیا اور پہچان گئے
کہ بی بی عائشہ سو رہی ہیں بلا تامل دو بار آہستہ سے انا للہ و انا الیہ راجعون
پڑھ کے اونکو جگایا ۔ بی بی عائشہ نے جاگ کے فوراً اپنے کو نقاب سے چھپا لیا
ور صفوان اپنے اونٹ پر اونکو بٹھا کے لشکر کے پیچھے روانہ ہوا اور دوپہر کو
لشکر میں پہونچ گیا ۔ اوس وقت استراحت کے لئے مقام ہوا تھا

فصل ۶ ایک کمسن عورت کا اون ہاتھون مین ایک جوان بہادر سپاہی
کے درمیان ایک بڑے بیابان کے مونا عربونکے دلون مین شک ڈالنے کیلئے
کافی تھا بنابرین کے [illegible] اور چونکہ [illegible] پہلے ہی [illegible] علی [illegible]
عداوت آنحضرت کے گھر والے کہتے ہین اس واسطے کوئی کوتاہی نہین
اور خود آنحضرت اپنی طرف پریشان تھے کہ کیا اون کے اس بارہ مین کرین
پس علی کے مشورہ سے ایک پنچایت تحقیقات کے لئے مقرر کیگئی جسپر آنحضرت
ہوئے بنابران بی بی عائشہ کو جو بیٹی ابو بکر اور ام رومان کے سامنے
کرنا پڑی اور ان دونون آدمیون نے اونکو بالکل بے قصور ٹھہرایا جب
یہ بے قصور ٹہرین تو تین شخص اتہام کرنیوالون مین سے ہر ایک کو مطابق
حکم چوبیسوین سپارے قرآن کے چار چار کوڑی دُرّے کے سزا ملی ۔
مگر عبد اللہ بانی اس اتہام کا جو ایک بڑا با اقتدار شخص تھا سزا پانے سے
بچگیا ۔ علیؑ کی یہ رائے دینا کہ بی بی عائشہ کی تحقیقات کیجائے اسکو وہ کبھی
نہ بھولین اور کبھی درگذر نہ کیا اور ہمیشہ اونکو بدلے مین اسکے ستایا لیکن
اونہون ایسا انتقام لیا کہ مثل اوس کے کسی نے نہ لیا ہوگا ۔ سوائے یونون کے
جو مشتری کے زن و خواہر تھی کہ انتقام اوسنے رائس سے لیا تھا

www.shiatiger.com

جو ایک بڑا امالی شخص تھا اور اوس کے قصہ کو درجل شاعر لاطینی نے
ایک مثنوی مین منظوم کیا ہی۔ فصل ۱۱- ایک اور روایت جو ابوبکر کے
واسطے منصب خلافت ہونیکی ہی بموجب اوسکے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب صحیح خبر
رسول کی وفات کی اونکے عزیزوں اور دوستونکو پہونچی تو ہر دو فریق نے
مدینے اور مکہ کے لوگون مین سے بڑی فصاحت اور قوت تقریر سے
مستحق ہونے پر اپنے اپنے جانشین مقرر کرنیکی دلیل پیش کی مگر ابوبکر
نے ایک مکہ کے رہنے والے کی رائے کہ کار خلافت منقسم دو شخصون پر ہو
پسند کر کے یہ بیان کیا کہ عمر اور ابو عبیدہ کا اپنے آقائے مرحوم کا نائب
ہونا مناسب و مفید ہوتا مگر عمر نے اپنے عدم لیاقت ایسے امر خطیر و منصب
جلیل کی ظاہر کر کے خود درخواست کی کہ ابوبکر واسطے سربراہی امور مہمہ
کے تجویز کئے جائین اور اس درخواست کو سب نے یکدل ہو کے قبول کیا
فصل ۱۲ اوس وقت اس انتخاب کے علی حاضر نہ تھے اور جب اوس کا حال اونھون
نے سنا تو بہت مایوس و آزردہ ہوئے کہ وہ بہت باموقع اور معقول
طور سے توقع رکھتے تھے کہ وہ خود لوگون کے پسند آتے - اس عرصہ مین
ابوبکر نے جلدی سے عمر کو فاطمہ کے گھر پر جہان علی اور بعضے اونکے

دوستون سے باین حکم بھیجا کہ اونکو طلب کرین تاکہ وہ حاضر ہوکے بیعت
خلیفہ کی کرین اور اگر وہ اس امر سے انکار کرین تو اون سے بزور بیعت
لین - پھر جب اس حکم کے عمر نے اوس گھر کو جا کے اپنے ہمراہیون سے
گھیر لیا - اور ابوبکر کے منتخب ہونیکی خبر علی سے کہکے دہمکی کی آواز و انداز
بیان کیا کہ پھر (یعنے عمر کی) رائے اور مشورہ یک سے یہ بات باتفاق رائے
شورے مین قرار پائی ہو کہ اگر کوئی شخص مخالف رہین بیٹھے تو وہ شخص مع کل
اون لوگون کے جنہون نے اعانت اور حمایت اوسکی کی ہو وہ سب سزا
اموات کی پاوین یہ کہہ کے عمر نے بیان کیا کہ اگر اس حکم کی تعمیل نہوگی تو
وہ اوس گھر مین آگ لگا کے اوسکو اور جو لوگ اوس مین ہین اون سبکو
جلا کے وہ سزا جاری کرینگے پس فاطمہ زہرا نے تشنیع سے کمال غیظ و غضب
چلائین کہ اے ابن خطاب تو ایسے ظلم قبیح وحشیانہ کا ہرگز ہرگز مرتکب نہونا
عمر نے جواب دیا کہ مین ضرور ضرور کرونگا - اگر تم سب بیعت سے اوس
شورے کے انکار کروگی - اوس حالت مین علی اور اونکے رفیقون کو
کوئی چارہ نہ تھا سوائے اس کے کہ اس حکم ناطق کے تعمیل کرین فصل ۱۳
عمر کو اس طرح کے جبر بلکہ سنے نے مجبور کردار کا باعث بیشک یہ خیال ہوا کہ

ابو بکر چونکہ سن رسیدہ ہیں کہ انکا سن قریب قریب رسول کے سن کے تھا
تو وہ بعد رسول کی وفات کے غالباً بہت دن زندہ نہیں رہتے انہوں نے
امید کی کہ ٹھیک ترکیب سے وہ خود بعد ابو بکر کے خلیفہ ہو جا سکتے ہیں۔ ہا
بشرطیکہ علی کو خارج کر سکیں کہ وہ ہی ایک مد مقابل جنسے انکو کسیقدر تھوڑے سے
خوف کرنا پڑتا تھا فقط۔ جب ابو بکر کو یہ منصب جلیل حاصل ہوا
تو تمام شاہانہ خطابوں کو چھوڑ جانکے صرف اپنے کو خلیفہ رسول کہلایا۔
عربوں کو مائل پھر بت پرستی کیطرف بعد آنحضرت کی وفات کی پاسکے
موافق اونکے مذاق کے کہ ایک قوم متکبر و خود ستا تھے اسنے کہا کہ اے
تم مکہ کے رہنے والو کیا تم دنیا کے لوگوں کو یہ دکھاؤگے کہ تمنے سب سے
اخیر دین اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے ترک کیا یہ تقریر اون کے
کارگر ہوئے۔ خالد نے اپنے کو دشمن مرتدوں کا کہا اور ایک گروہ
چنے ہوئے آتش مزاج لوگوں کا جنکو ولولہ دین کا تھا ساتھ لیکے ان
پریشان قبائل صحرائی کو شکست دی اور خدا کے وحدانیت اور آنحضرت کی

(۲) اس کو خطاب سیف اللہ کا دیا تھا ۱۲
یعنی آنحضرت کے زمانہ میں خالد کی بابت ... [illegible] ۱۲
[illegible]

رسالت کے عقیدے کی طرف انکو پھیر دیا فصل ۱۵ ایک قوی دشمن صحیح [illegible]
سجدہ مین ظاہر ہوا اور یہ مسیلمہ کذاب تہا جسنے بعد رسول کے انتقال کے
علم بغاوت برپا کیا تہا اگر خالد نے اگرچہ پہلی لڑائی مین ان باشیون کے
ہاتھ سے شکست کہائی تھی اور دوسری مین انکو ہزیمت دی اور اس
مین مسیلمہ بھی ایک کاری تیر کہا کے گرا یہہ واقعہ ۱۲ھ کا ہی - پہلا اسی سنہ کے
اسی سنہ مین یہ سب واقعے ہوئے کہ چڑہائی شام پر ہوئی [illegible]
بصرہ کو لے لیا - اور دمشق فتح ہوا اس فتح کی خبر خلیفہ کو بستر مرگ [illegible]
اپنے وقت اخیر ابوبکر نے مرضی سے سب لوگونکی عمر کو اپنا جانشین
مقرر کیا انہون نے بسبب قلت اعتماد کے اس عہدہ سے انکار کرنا
چاہا مگر آخر کو جب ابوبکر نے اون سے کہا کہ اگرچہ تمکو عہدہ خلافت درکار
نہین ہی مگر عہدہ خلافت کو تمہاری درکار ہی قبول کیا فصل ۱۶ اگر سب سے
بڑہکر مرضی بات جس سے عہد دولت ابوبکر کا مختص ہوا وہ متعلق [illegible]

[illegible]

ہوئی یعنے جمع و اصلاح کرنا سنت کا اسواسطے کہ یہ تالیف ثابت ہوا کہ
سن بعد سبب اور اصل و منبع اوس مذہبی پھوٹ کے ہوئی جو نظر اوسکا
ضرور کی ہمیشہ اوس پر ہونا چاہئے۔ اور جبکہ تیس برس تک ایسی ملک گیری
اور لڑائی مین نام برآور ہوئی اہل اسلام کا یا سکے کہ سپہ شل اوسکے نہیں
کیا وہی پھوٹ بناے دولت اسلام مین بیچ کے جیکے رخنہ ڈلتے تھے او
اوس سلطنت کے اسباب زوال جو کسی زمانہ مین نہایت قوی سے تھے
خفیہ طور سے جو کر گئے ہیں جو نہایت عجیب غریب تالیف ہوا اس کے
مختصر توضیح کے لئے ہمکو اپنے سلسلہ تحریر سے عدول کرنا ضرور ہے
فصل ۷ اس سنت سے مراد یہ ہے کہ روایات کا مجموعہ جو آنحضرت سے
منقول ہین اور آنحضرت کے اقوال و افعال کا اون مین بیان ہوا و
وہ مجموعہ ایسا ہو کہ اوسے تمام مسلمانون کو جو اپنے کو سچا دیندار سمجھتے ہین
ماننا چاہین۔ یہ کتاب ایک قسم کا ضمیمہ قرآن کا ہے کہ جتنے چیزین جو اوسمین
نہیں مذکور ہین اونکا خیال رکھنا اس مین بتایا گیا ہے اور مراد مین اور
طرز مین یہ کتاب مطابق یہودیون کی کتاب مشنی کی ہے۔ فی الحقیقت لفظی
معنے کلمہ سنت کے عربی مین بعینہ وہ ہین جو مشنی کے ہین یعنے دوم اور یا معنے

www.shiatiger.com

اس کے مسائل زبانی ہین جیسا کہ یہودی کہتے ہین - تابعین سنہ کو سنتے
کہتے ہین - اور جیسا کہ یہودیون مین ایک فرقہ مسمی قرئی ہی جو مشنی کو نہین
مانتے اسیطرح مسلمانون مین ایک فرقہ ہی جو نقلونکو سنت کی نہین مانتے
اسواسطیکہ بنا ان روایات کی غیر اجماعی کتاب پر ہی اور خود انہون نے
اپنے آبا و اجداد سے یہ روایات نہین اخذ کی ہین - سنی اپنے حریفون کو
طعن سے شیعی کہتے ہین اور لفظ شیعی لفظ شیعہ سے بنا ہی جو ٹھیک دلالت
کرتا ہی کہ وہ متبدل نا ہنجار مرتد فرقہ ہی شیعی آپس مین اپنے کو عدلیتی کہتے
ہین اور وہ ماخوذ ہی عدلیہ سے جو نام اپنے فرقہ کا انہون نے رکھا ہی اور معنے
یہ ہین کہ یہ مذہب اون لوگونکا ہی جو تابع انصاف کے ہین اور راہ راست پر
چلتے ہین **فصل ۱۸** - شیعی سنیونکو الزام دیتے ہین کہ سنی اپنے پیرونکے
مرغوبات کو ایسا سند ہی جانتے ہین جیسا کہ قرآن کو اور ہمکو ایسا معلوم ہوتا
ہی کہ یہ اعتراض کرنا اونکا بالکل درست ہی اسواسطیکہ ان کتابون مین زیادہ
بنا حرف افواہ و نقل پر ہی پس اونکو نصرانیون کی اپوخریفا یعنے اناجیل جھوٹہ
کے ہمپایہ سمجھنا چاہیے **فصل ۱۹** - وہ جو بڑے بڑے مناظرین دعوی
کرتے ہین کہ یہ چار نصرانیون کے کلام اللہ جواز ہین متی - مرقس - لوقا

www.shiatiger.com

ویوحنا- کی لکھی ہوئی کہان بلکہ صرف روایتین ہین جو اونکے طرف منسوب کے
گئین تاکہ زیادہ اس سے اونکا اعتبار و اعتماد ہو کہ اگر منسوب اونکی طرف
نہوتین تو اونکی ایسی سند نہوتی اگر یہ دعوی سچ ہو تو کیا بعید ہی کہ انھین
بیبیاون کو دیکھ کے مسلمانون کے دلون مین خیال شبہ کا اپنی سنت
کے کتابون کے بارہ مین آیا **فصل ۲۰** - اب تاکہ ناظرین کو ٹھیک
معلوم ہو جاوے کہ روایت حقیقت مین کیا ہوتی ہی اور کہانتک اعتماد
کرنے کے لایق ہی ہم تذکرہ مذکور الذیل اوس خط کا لکھتے ہین جس سے سب
عالمان جیل خوب واقف ہین اور اوس کو پاپا لیو اول مخاطب باعظم نے
فلوپانوس پاس دربارہ حلول بھیجا تھا - جان موکس اپنی کتاب مسمی بمعنے
مرتع الارواح مین ہمکو خبر دیتا ہی کہ اس سے ابٹ مساس نے اور اوس سے
ابٹ لواچبس نے اور اوس سے امر کدکن گرگری نے کہا کہ عالمان روم پاس
ایک نوشتہ روایت تھی کہ پاپا لیو اعظم نے جب اس خط کو تمام کیا تو اوسکو
قبر پر رسول پطرس کے ڈالدیا اور اوس سے التجا کی کہ جو کچھ اوس مین
غلطیان یا نقص ہو اوسکی وہ اصلاح کر دے پاپاے مذکور قریب چالیس
دن کے دعا مین پڑہا کیا اور روزے رکھا کیا اور زمین پر پڑا رہا تب پطرس

www.shiatiger.com

[illegible] پالا دین [illegible] پر چھو کے صحیح کر دیا ہی پس لیوسے نے اس خط کو غیر

ضروری سمجھ لیا اور جو کچھ اک سوال [illegible] ہی بات کا پورا نکلا - یہ تو حال تردد آت

امام مسلم کا ۲۶۱ سنہ ہجری میں [illegible] ہے چھٹا متدین سنی خاص طور

[illegible]

پیدا آنحضرت کے وفات کے اور شیخ السنت [illegible] ساتھ ہزار [illegible] صحیح

روایتین [illegible] اکٹھا کیا اور [illegible] لاکھ [illegible] روایتوں سے منتخب کین

راوی ان روایتوں کے وہ لوگ ہیں جو ابتدائے اسلام میں ایمان لا

چکے اور ان میں آنحضرت کا حسب [illegible] تھا چنانچہ اس

سکوت سے بڑی بڑی باتیں معلوم ہوتی ہیں - تالیف اس کتاب کے

مکہ میں ہوئی - ہر روز [illegible] مقام ابراہیم کے پاس

نماز پڑھتا تھا اور وضو آب زمزم سے کرتا تھا - اور تعظیم رسول میں مستغرق

ہو کے اپنی کتاب کو وہ مدینے لے گیا - اور وہاں اسکو درست کر کے

اور باب باب جدا کر کے دونوں جگہہ روضہ پر اور منبر پر آنحضرت کے

رکھا اور یہ کتاب عرصہ میں سولہ برس کے ختم ہوئی اور خطاب اس کو

صحیح کا ملا اور چاروں متدین فرقوں نے سنیوں کے اسکو قبول کیا

اور بیشمار شرحین اسکی مسلمانون مجتہدون نے لکھین شیعون کے
اصل دین کا مسئلہ یہ ہو کہ قرآن چونکہ کلام خدا اور منزل من اللہ ہو بالکل
کافی ہو۔ اور وہ ایسا مسئلہ کہ حق اوس باطل نہین ہوسکتا اسکو شیعہ
نے تردد برابر ثابت رکھتے ہین۔ اور اسی قاعدہ کے بموجب علی خلیفہ چہارم
کو بلا فصل وصی رسول کا ہونا چاہیے۔ پس وہ تین خلیفہ جو زمانہ مین اوسکے
مقدم ہوے یعنے ابوبکر عمر عثمان۔ غاصب ٹھہرے برعکس سنیون کے کہتے
ہین کہ مقرر کرنا رئیس ظاہری و باطنی کا صرف اختیار مین ان لوگون کے
ہی جنپر اس کا حکم جاری ہونیکو ہو پس سنیون کو کانسرولٹو اور شیعونکو
لبرل اہل اسلام مین سمجھنا چاہیے۔ فارس کے رہنے والے کہ شیعہ ہین
علی کو ولی اللہ کہتے ہین اور اونکا مرتبہ عظمت مین خود آنحضرت کے برابر
سمجھتے ہین اور ان لوگون کے کلمہ مین یہ کہا جاتا ہو کہ اللہ خدا ہو اور محمد
رسول ہین اور علی ولی اللہ ہین نذر ونیاز جو شیعہ یادمین علی کی کرتے
ہین وہ فی الحقیقت قریب بت پرستی کے پہونچ جاتی ہو اور اس طرح سے
تعظیم علی کی کرنا جو اونکے دلونمین آسکے تو زیادہ تر باعث اوس کا یہ امر
عجیب ہوا کہ وہ عین خانہ کعبہ مین اپنی مان سے پیدا ہوے چنانچہ حسین

خاندان صفویہ کے پچھلے بادشاہون مین سے ایران کے اپنا نام بدترین
سگان علیؑ مہر پر کندہ کروایا تھا۔ آجکے زمانہ مین کل مسلمان بالاتفاق
اون مصائب و آلام پر جو علیؑ کا حصہ ہوا رنج کرتے ہین۔ اور جو شدائد
اونہون نے سہے اوسپر انظہار ناراضی کا کرتے ہین۔ جس دفعہ اونکا نام
لیتے ہین نام کے ساتھہ یہ دعا دیتے ہین کہ کرم اللہ وجہہ اللہ اوس کے
منہہ کو روشن کرے۔ ایرانیون نے بھی اب کچہہ اپنے تعصب مذہبی مین
کمی کی ہی۔ اور اون لوگون کو جنکو یہ اپنے گمراہ برادران دینی سمجھتے
ہین کافر کہنا چھوڑ دیا ہی۔ اور اونکو مسلم سمجھتے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ وہ لوگ
آنحضرتؐ کے رسالت کے مقر ہین اور خدا کی پرستش کرتے ہین۔ مگر ہان
اونہون نے حق مومن کہلانے کا کہو دیا ایسے لوگون مین شریک ہو کے
جنہون نے بیعت سے انکار کیا اور علیؑ سے اور رسولؐ کی بیٹی اور اولاد سے
بظلم پیش آئے مگر سُنّی اپنی رائے اور سلوک مین شیعون کے ساتھہ ایسے
فیاض نہین ہین اور فقط دو چار نہایت لیاقت والے سُنّی عالمون مین سے
قائل اولاد علیؑ کے صحیح مسلمان ہونے کے ہین۔ لیکن ڈربلٹ کہتا ہی کہ
صحبت علیؑ بعد تمامی چالیس برس کے امویہ نے موقوف کیا۔ حالانکہ

خیر الدین ہمکو خبر دیتا ہی کہ اوس کے زمانے مین ہوتھوڑے سنی لوگ ترکیون مین تھے جو ایسی گستاخی کرتے تھے کہ علیؑ کو کافر کہکے تذلیل کرین فصل ۴۱ یہ کہا گیا ہی اور ہم سمجھتے ہین کہ کچھ سچے طور سے کہ جب مسلمان ہندوستان مین بسے تو ان دونون مقابل کے فرقون نے کسقدر اپنی اپنی مذہبی دشمنی مین تخفیف کردی علیؑ کے فریق والون نے عمر کو لعنت کرنا موقوف کیا اور خلفائے ثلاثہ کے جنبہ دارون نے بارہ امام پر تمسخر کرنا چھوڑ دیا۔ فصل ۴۲ ۔ بعد اس ضروری جدول کے ہم احوال خلفائے اربعہ کیطرف رجوع کرتے ہین

فصل ۴۳ ۔ عمرؓ نے اپنے عہدہ جلیل پر فائز ہوکر خطاب امیر المومنین کا لیا اور یہی خطاب اپنا سب خلفا نے رکھا جو بعد انکے ہوے ۔ مگر خشکی یا کہ کچھ سختی جو انکی طبیعت کے خاصیت تھی نے اسکے اوس زمانہ مین کام نہین چل سکتا تھا کہ فتحین جو ایسے ہوئی نہین کہ سلف سے کبھی نہین ہوئین تو لڑائی بھڑائی بیز تعدی کرنا معاف معلوم ہوتا تھا ۔ ایسی حالت مین بار و ورعایت انصاف کرنے سے اونکے مصائب جنگ وجدل وکشور کشائی کی گھٹ جاتے تھے اور اس بات کے اثبات کے لیے اون کے احوال مین یہ امر عجیب مذکور ذیل

[illegible]

نسبت لقب ہوا ہو اونکی عادت یہ تھی کہ بیدلی رہتی تھی جب سے سرداروں کو اگر یہ
وہ نہایت اعلیٰ رتبہ کے ہوں جب مرتکب کسی فعل شنیع کا پاتے تھے سزا دیتے
تھے اور اسی بات سے یہ مقولہ نکلا کہ عمر کا بید اشقیا کے بہادر اور جنگجو سپاہی
کی تلوار سے زیادہ تر مہیب ہے۔ عمر کی سختی اجرائے احکام دین میں بالکل
منتہائے تعصب کو پہونچ گئے تھے۔ اٹھارہویں برس بعد رسول اللہ کے انتقال کے
کے عمر نے اپنے اہل وطن کے لئے ایک بات ایسی کی تجویز ضرور اور نہایت
کام کی تھی کہ سب قابل یادگاروں کے ہجرت سے تاریخ دینے کی رسم جاری
کی اور یہ منضبط عام قاعدہ تجدید زمان کا مقرر کر کے بہت سے جدا جدا
قاعدے جو اس زمانے تک متداول تھے دفع کئے کہ ہر ایک قبیلہ چونکہ اپنے
کسی بڑے واقعے جیسے قحط او وبا وغیرہ سے تاریخ لیتا تھا تو اس سبب سے سب
ملک کے تجدید زمان میں علی العموم ایسا خبط و غلط ہوتا تھا کہ کسی طرح سے
سمجھ میں نہیں سکتا تھا۔ **فصل ۲۵** - خلافت عمر کا زیادہ تر شہرہ محاصرہ کرنے
اور لے لینے یاروشلم سے اور فتح مصر و فارس سے ہوا۔ عمر جب قریب
مرگ پہونچے تو تردد ہوا کہ کسکو جانشین مقرر کریں ایک نئی ترکیب
نکالی جو تاخیر نے فائدہ کی دفع کے لئے حقاً بہت مفید ہی اونہوں نے

www.shiatiger.com

یہ حکم دیا کہ فوراً بعد انکی وفات کی ایک مجلس شورے کے چھہ شخصون سے منعقد کیجاوے اور تین روز کی مہلت اونکو غور کرنیکی دیجاوے اس عرصہ کے بعد اگر وہ اتفاق راے نکرین کہ کون نیا خلیفہ ہو تو ان سب کو قتل کرنا چاہیئے - تھوڑے عرصہ کے بعد ان ارباب شورہ نے عثمان کو منتخب کیا - اور بموجب اسکے وہ مسند نشین خلافت اور تیسرے خلیفہ مسلم ہوے انکی خلافت جو ۶۴۴ع سے ۶۵۶ع تک رہی اوس مین یہ عربونکی سلطنت عجب طرحکی سرعت سے بڑہی کہ مشرق کے طرف فارس مین اور مغرب کے طرف سراسر جنوبی ساحل پر افریقہ کے قرطاجنہ تک پہیلے قسطنطنیہ کے بادشاہ نے تہوڑے دنون کے لئے مصر پر پہر قبضہ پایا مگر دوبارہ مسلمانون نے ندیان لہو کی بہاکے اوسکو چہین لیا - اسی عہد خلافت مین مسلمانونکا تسلط سیحون اور حدود ہند تک ہوا

فصل ۲۶ - یہ بات عثمان کے لئے بدنصیبی کی تھی کہ کرختگی اور زود طبع جس مین خلیفہ سابق مشہور تہے اوس مین یہ ناقص تہے اور یہ نقص نہایت ہی مضر ہوا اسواسطے کہ یہ اوصاف واسطے روکنے ترقی تن پروری و آوارگی کے نہایت نہایت درکار تھی - انکا حلیم الطبع اور نیک نہاد ہونا مین بداطواری کا ہوا - او

www.shiatiger.com

امور ریاست کے سر براہی ہاتھون مین بدنیت اور خود غرض آدمیون کے
سپرد ہوتی - اور ادہر اسنے رفیقون سے قطع نظر ہوئی اور وہ شکایت کرتے
تھے کہ خلیفہ کے عزیزون اور ذاتی دوستون کے رکھنے کے لئے انکو برطرف
کیا ہے - دوسری بات جو مسلمانون کو بری معلوم ہوئی وہ عثمان کا تکبر تھا
کہ سب سے اونچے زینہ پر منبر کے بیٹھتے تھے - حالانکہ ابوبکر و عمر صرف پہلے
یا دوسرے زینہ تک جاتے تھے - **فصل ۲۷** - نتیجہ ایسی سب ناپسندیدہ
کردار کا جسکو ہم قصور نہین کہتے یہ ہوا کہ جیسے بجد اطاعت مسلمان ابوبکر
اور عمر کی کرتے تھے ویسی عثمان کے لئے باقی نہ رہی اور ہوتے ہوتے یہ کردار
باعث اسکا ہوا کہ عرب حلقہ اطاعت سے خارج ہو کے جوار مدینہ مین جمع ہو کر کے
داد خواہ ہوئے خلیفہ نے اونکی سب دعاوی کو منظور کیا مگر بی بی عایشہ کا
بغض وکینہ و ہوس ایسا نہ تھا کہ یون سہل طور سے فرو ہو جاتا - وہ چاہتی
تہین کہ خود اپنے گروہ والون مین سے کسیکو زیب مسند خلافت کرین اور
اس سبب سے ان باغیون کے بندشون کے در پردہ وہ معین ہوتی تہین
حاکم مصر جسکو خلیفہ نے دباؤ مین آ کے مقرر کیا تہا اوس کے قتل کا پروانہ
خود خلیفہ کے ہاتھہ کا لکھا جعلی بنا گیا اور ترکیب سے اون لوگون کے ہاتھہ لگ

www.shiatiger.com

پہونچایا گیا جو حاکم مصر کے طرف سے آتے تھے اور جیسی ہی اون لوگون نے
عثمان کی اس دغابازی کو لشکر سے کہا ویسی ہی یہ انتہا کے برافروختہ ہوگئے
جھپٹے اور اونکو مار ڈالا۔ **فصل ۲۸** عثمان قرآن کی تلاوت کرتے سے
زخمون سے چور ہو کر گرے اور خون اونکا اوس کتاب مقدس پر بہا اور
یہ قرآن آجتک خزانہ مین جامع دمشق کے محفوظ ہو۔ **فصل ۲۹** عثمان نے
جانشین مقرر کرنا ارباب شورے مذکور سابق کی رائے پر چھوڑ دیا اور
اونہون نے باستثنا خود علی کے کہا کہ علی اپنے ہاتھہ مین حکومت لین مگر
اس شرط سے کہ موافق قرآن اور حدیث کے اور مشورے سے دو جہار
ارباب شورے کے حکم دیا کرین لیکن عالی ہمت علی نے اپنا اس اخیر شرط کا
پابند ہونا بغیظ وغضب تمام نامنظور کیا اور خلافت قبول نہ کی جب تک یہہ
شرط موقوف نہ ہوئی۔ اس ہی ہنگامہ مین علی نے ایک اور نظیر اپنے
اوس بلند ہمتی اور استقلال کی دکھائی جس سے وہ ممتاز ہوتے ہین کہ
جب مصری لشکر نے جو اوس وقت پر مدینے مین تھا وعدہ انکو خلافت دلوانیکا
کیا تو ان اجنبی لوگون کے دخل دینے پر امر خلافت مین وہ ناراض ہوئے
اور کہا کہ صرف قبول اہل شہر کا اس بارہ مین مسموع ہو سکتا ہی۔ علی نے

www.shiatiger.com

شروع مین اپنی حکومت کی سب حاکمون کو صوبون کے معزول کیا - ان صوبہ
دارون مین معاویہ بہی تہا بیٹا اوس ابوسفیان کا جو بہت زمانہ تک دشمن
آنحضرت کا رہا تہا یہ علی کا پروانہ پاسکے جیسا مقتضائے طبع ہی ازحد غیظ وغضب
مین آیا - اور چونکہ عزیز قریب عثمان کا تہا تو عزم بالجزم کیا کہ اپنے کو منتقم اون کا
قرار دیوے اور اس ہی درمیان مین دعوی وراثت اور خلافت کا کرے
معاویہ نے عربستان کے اندر رفیق سائے اور اہل شام اوسکی طرف ہوسے
اور بی بی عایشہ تو علی کو الزام عثمان کے قتل کروانے کا لگاکے برسر میدان ائے
تہین مکہ معظمہ مین یہ سرغنا اس سازش کے جتنی تہین وہان سے وہ ایک
لشکر سرداری طلحہ و زبیر لیکے نکلین - پہلے بصرہ اونکے قبضہ اختیار مین
آیا اور اس فتحیابی سے اونکو ہمت ہوئی کہ علی سے بہی جاکے لڑین - نتیجہ اس
لڑائیکا اونکے لئے مصیبت ہوئی طلحہ و زبیر دونون مارے گئے اور خود
اونٹ پر سوار - اسی سبب سے اس لڑائی کو جنگ جمل کہتے ہین - دلیرانہ اپنے
سپاہیون کو شجاعت سے لڑنے پر ترغیب دیتی ہوئین بس مین علی کی
پڑین - پکا حکم دے رکہا گیا تہا کہ کوئی اونپر دست درازی نکرے مگر تہشا
اس کے یہ بہی مدنظر تہا کہ ہر طرح کی کوشش اونکی اسیر کرنیکے لئے کیجائے

www.shiatiger.com

اون کے اونٹ پکڑنے کے قصد سے جو مہار پر ہاتھہ ڈالتا تو ستر آدمیون کے
ہاتھہ اس مین کاٹے گئے اور عماری پہ اونکے اتنے تیر لگے کہ مثل ساہی کے
ہو گئی آخر کو جب ایک سپاہی نے اوس اونٹ کو پے کیا تو بیچارہ وہ جانور
زمین پر گرا اور عایشہ نے مجبور ہو کر اپنے کو حوالہ کیا۔ علی نے اپنے اسیر کو
نہایت احترام سے رکھا۔ پس اونکا حسن سلوک اونکے ساتھہ بلا قصد ایسا
ہوا جیسا کہ بادشاہ اوریلین نے زنوبیہ ملکہ پالمیرہ کے ساتھہ کیا تھا۔ اور
اونہون نے آنحضرت کی بیوہ کے لئے چالیس عورتین خدمت گذاری کو
مقرر کر دین اور بہمراہی حشم و خدم ملکہ کو روانہ کیا۔ اور پھر ہین اونہون نے
سنہ ۵۸ ہجری مین انتقال کیا درحالیکہ اس بات پر سزاوار الزام دینے
کی نہین کہ علی کی عداوت مین اور نیز خواہش مین حاصل کرنے ایسے
اختیار کے جیسا کہ اونکو امور مذہبی مین تھا امور ملکات مین اونہون نے
ہزارہا جانین گوائین۔ مگر اس سے اونکے احترام مین پس مرگ تابعین
قرآن کے نزدیک کمی نہوئی بلکہ اونہون نے انکو خطاب نبیہ کا دیا ہی۔
روایات سے ہم کو انکی موت کا احوال بالکل برخلاف اوسکے جو ہم نے
اوپر لکھا معلوم ہوتا ہی کہ انہون نے یزید کی بیعت کی وعدہ سے ایسی

www.shiatiger.com

توہین کے ساتھ انکار کیا کہ معاویہ نے جلکے انکو مروا ڈالا۔ اسنے اپنی عداوتکو
پوشیدہ رکھکے اونکو ضیافت مین بلایا۔ اور پہلے سے دعوت کی دالان مین
ایک گڈھا بطور کنوین کے کھدوا کے منہہ اوس کا پتلی کھپاچون سے بند کروا کے
اوپر سے عمدہ قالین بچھوا دیا جسپر پھول اور پتیان جھٹکی ہوی تھین اور مسند
لگے ہوے تھے۔ پس عائشہ جیسے ہی بیٹھین ویسی ہی سر کے بھل گڑھے
مین گر پڑین تہہ مین جس کے پتھر اور کوڑا بھرا ہوا تھا **فصل ۳۰**۔ بعد
شکست عائشہ کے پہلے علی کو توجہ شام کے طرف کرنا پڑی۔ کہ وہان
معاویہ نے نشان بغاوت کا کھولا تھا جانبین کی فوجین صفین مین مغربی
کنارہ پر فرات کے قریب شہر رقہ کے۔ ان دونون لشکرون مین سے
کسیکا بھی سالار اپنی فوج سے حملہ کرنے پر آمادہ نہ تھا۔ اور معاویہ مکار
نے یہ حالت تردد کی دیکھکے علی کے تابعین کے دلون کو ورغلانا۔ اور
کچہ اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ قرآن کو نیزون کی نوکون پر لگا کے دشمن کے
صف کے طرف بڑھ بڑھ کے یون پکارین کہ یہ کتاب ہی جو درمیان ہمارے
اور تمہارے فیصلہ کریگی یہ کلام اللہ جو ہی نبض مسلمانونکی خونریزی کو
منع کرتا ہی یہ فریب چلگیا اور بڑے بڑے سپاہی جو کل سرغنہ لشکر

www.shiatiger.com

خلیفہ تھے اونہون نے ہتیار ڈالدئیے اور کہنے لگے کہ مخالف کتاب اللہ کے
نہ لڑین گے اور جو نصیب عثمان کو ہوا تہا اوسکی دہمکی علیؑ کو دے۔
آخرش یہ نزاع پنچایت مین پیش ہوئی۔ اور دو شخص جنکی راے پر
فیصلہ قرار پایا تہا علیؑ کی معزولی پر متفق الراے ہوئے۔ حکم بلند منبر پر سے
جو پنچ مین درمیان دو لشکرون کے نصب تہا سنایا گیا۔ ایک پنچ
ابو موسی نے پہلے اپنی تجویز بیان کی کہ مین معاویہ اور علیؑ کو خلافت
پر سے یون اوتارتا ہون جیسے اس انگوٹھی کو اپنی اونگلی سے۔ بعد
اوسکے فی الفور دوسرا پنچ عمرو منبر پر چڑہا اور کہا کہ مین علیؑ کی معزول
کرنے مین ابو موسی کی موافقت کرتا ہون اور خلافت معاویہ کو دیتا
ہون۔ پس اس رئیس کو خلعت حکومت یون پہناے دیتا ہون جیسے
اس انگوٹھی کو اپنی اونگلی مین۔ یہ علانیہ ابتدا ہوئی اختلاف مسلمین کے
جس سے ایسا کینہ اور ایک دوسرے کو خارج المذہب کہنا پیدا ہوا
جیسا کہ ترک اور ایران آجتک ایک دوسرے سے نفرت راسخ
ہونے سے ظاہر ہی۔ **فصل ۱۳** - بمقتضاے طبع و نیز بوجہ وجیہ

علیؑ اور اونکے رفقا اس فیصلہ سے ناراض اور غضبناک ہوے - مگر اونکو
بمجبوری قبول کرنا اور کوفے مین چلے آنا پڑا - اور یہان بعد تہوڑے
عرصہ کے خارجیون نے ساتھ علیؑ کا چہوڑدیا - وہ لوگ گویا مارقین جیسے
کہلاتے ہین کہ اونہون نے علیؑ کی رفاقت اسوجہ سے ترک کی کہ ایک
امر جو متعلق بدین خدا تہا اوسکو اونہون نے آدمیون کے فیصلہ پر رکھا
حالانکہ ایسے مقدمون کا فیصلہ کرنا فقط خدا ہی کا کام ہے - علیؑ کے سمجہانے
سے خوارج معقول نہوے اور مسلح آپس مین متفق ہوکے نہروان کو کہ
ایک قریہ قریب چار میل کے مغرب مین دجلہ سے ہے اپنا ماوا قرار دیا -
علیؑ نے اونپر فوج کشی کی بعضون کو سمجہا کے مطیع کیا اور باقی کو لڑکے
قتل کرکے پہر سارے عربستان پر قابض ہوے مگر اس اثنا مین اونکا
حریف معاویہ شام اور فارس پر مسلط ہوا اور اوس کے نام سے
عمرو نے مصر کو لیلیا - شامیون نے بہی تاخت علیؑ کے ملکون مین کی اور
نہایت بے رحمی کے افعال کے مرتکب ہوے اور دور دور تاراج کیا

فصل ۳۲ - قریب اسی زمانہ کے یہ بات ہوئی کہ تین کوفیون سے
اتفاقاً مکہ مین باہم ملاقات ہوئی اور اوس زمانہ کے لڑائے

www.shiatiger.com

جہگڑون مین لوگون پر جو مصائب نازل ہو گذرے تھے اون کی شکایت
باتفاق کرنے لگے اور یہ بات ٹہرائی کہ ایسی مصیبتون کے بانی علی اور معاویہ
اور عمرو کو قتل کرکے لوگونکی تکلیفون کو دفع کرین بموجب اس ارادہ
کے ایک شخص ان فتنہ پردازون سے دمشق کو گیا اور معاویہ کو ہاتھ کیا
مگر زخم کاری نہ لگا۔ دوسرا شخص مصر کو گیا اور ایک مسجد مین داخل ہوا
جہان عمرو کے ملنے کی توقع تھی اور ایک آدمی کو اوس کے دہوکے
مین مار ڈالا۔ تیسرا قاتل جسکا نام عبد الرحمان تہا بڑی کمبختی کے بات ہی کہ
کامیاب ہوا کہ اوس نے کوفہ مین پہونچنے کے ساتھ ہی دو اور شخص
اپنے مشرب کو کچھ دے کے علی کا کام تمام کرانے مین اعانت کرنے کیلئے
ٹہرائے۔ عبد الرحمان نے خلیفہ کو در مسجد پاکے پہلی ضربت اون پر
لگائی اور اوس کے شریکون نے باقی کام قتل کا تمام کیا۔ ان زخمی خلیفہ نے
اوس وقت بہی کہ فقط سانس کا شمار تہا اپنی اوس رحم دلی سے جو غالب خاصہ
اونکی طبیعت کا اور لوگون کا دل لبہانیوالا تہا کام لیا اور حسن کو تاکید
کی کہ اونکے قاتل کو ایک ہی ضربت مارین اور تکلیف اور اذیت جس کا
لامحالہ سزاوار قرار دیا جاتا اوس سے اوس کو بچاوین فصل ۳۳

www.shiatiger.com

کہتے ہین کہ علیؑ نے خنجر زہرآلود کہاکے زخمی ہونے کے پانچوین دن ۴۰ھ
ہجری مین وفات پائی اور سن اونکا باختلاف تاریخ ولادت ۵۷ یا ۵۸ یا
۶۳ برس کا ہوا - قبر اونکی پوشیدہ رہی جبتک کہ خلافت امویہ کا
استیصال نہین ہولیا - اور سنہ ۳۶۹ ہجری مین عضدالدولہ نے ایک عالیشان
مقبرہ بنوا دیا جس کو **قبۃ الانوار** کہتے ہین - یہ مقبرہ جس کو بادشاہان
فارس پیہم بکمال زیب وزینت آراستہ کیا کئے اوس کو پیروان علیؑ ایک
چیز نہایت احترام کی سمجھتے ہین - اور ایک شہر بھی مسمی مشہد علیؑ اونکے
نام پر قریب خرابہ کوفہ کے بسایا گیا - **فصل ۳۴** - علیؑ کے مرجانے پر
اونکے بڑے بیٹے حسنؑ خلیفہ وامام عراق مین ہوے مگر خلیفہ کا خطاب
بمجبوری معاویہ کو دیدینا پڑا - اور امام کا خطاب جو ایک باطنی منصب ہے
پیرو اون کے سمجھے کہ وہ اون سے جدا نہین ہوسکتا تھا معاویہ نے اونکے
لئے وظیفہ مقرر کردیا تھا اور اجازت بھی دی کہ بے کھٹکے گوشہ نشینی مین
بسراوقات کرین نو برس بعد حسنؑ زہر سے مرگئے جس کو اونکی زوجہ

[illegible]

جعدہ نے باغوائے معاویہ دیا تھا اور خود معاویہ کی بھی موت تھوڑے عرصہ بعد ۶۷۹ء میں واقع ہوئی یزید اوس کا جانشین ہوا۔ اس شہزادے نے اپنی بدکاری اور تندمزاجی سے اپنی رعایا کو ستایا بلکہ علی العموم مسلمانوں کو ایسا بیزار کیا کہ ابھی بہت زمانہ اوسکو دمشق میں خلیفہ ہوئے نہیں گذرا تھا کہ جیکے سے حسینؑ کے پاس مدینہ میں ایک اسم نویسی ایک لاکھ چالیس ہزار مسلمانوں کی پہونچی کہ وہ انکو وہ رتبہ دینا چاہتے تھے جس کا استحقاق انکو بوراثت انکو اولاد رسولؐ ہونے سے حاصل تھا اور اس اسم نویسی کے ساتھ اظہار اوسکے شوق کا تھا کہ جیسے ہی انکو کنارے فرات کے دیکھیں تلواریں انکی امانت کے لئے کھینچیں۔ برخلاف عاقلانہ مشورہ کے حسینؑ نے اس نیوتے کو قبول کیا اور مع چند اصحاب اور ایک گروہ عورتوں اور بچوں کے صحرانوردی کے جب قریب حدود عراق کے پہونچے تو اوس ملک کے رہنے والوں کو کچھ رکھائی بلکہ دشمنی کرتے ہوئے پاکے انکو دغدغہ پیدا ہوا اور شبہ ہوا کہ انکے رفیق کے لوگ یا تو انسے پھر گئے یا ہلاک کرڈالے گئے بدقسمتی سے منشا اونکے اندیشہ کا ٹھیک تھا۔ اور حسینؑ کو بشمول اونکے ہمراہیوں کے میدان کربلا میں پانسو سواروں کے

www.shiatiger.com

رسالہ نے گھیر لیا۔ مگر اب بھی حسینؑ نکل کے پناہ اوس قلعہ مین صحرا کے
لیسکتے تھے جسپر کچھہ قابو اگلے زمانہ مین قیصران روم اور خسروان فارس کا
نہ چلا۔ یا ہوسکتا تھا کہ وفاداری ہر قبیلے کی اعتماد کرتے کہ وہ بخوشی
دس ہزار مسلح سپاہیون سے حمایت رسولؐ کے نواسے کی کرتے لیکن
بجائے اختیار کرنے کسیکی ان تدبیرون مین سے حسینؑ نے دشمن کے فوج کے
حاکم سے درخواست گفتگو کی کی اور کہا کہ ان تین شرطون مین سے
ایک کا اختیار انکو ملے (۱) یا تو انکو اجازت ملے کہ واپس مدینے کو چلے جاوین
(۲) یا اہل ثغور مین بمقابلہ اتراک تعینات کردیے جاوین (۳) یا صحیح و
سالم یزید کے پاس بھیجدیے جاوین۔ جواب مین امیر لشکر نے کہا کہ یا اسیر و
مجرم بنکے لشکر خلیفہ مین حاضر ہون [illegible] کے
منتظر رہین۔ حسینؑ نے کہا کہ کیا تمہارا قصد مجکو موت دینے کا ہے۔ ایک رات انکو
جو انکو مہلت سوچنے کی ملی تو تمام اس عرصہ قلیل مین وہ خوب غور و فکر
کرکے اپنے مقسوم کی صعوبت اٹھانے کو مستعد ہوگئے۔ اپنی بہن
فاطمہ کو جو اس خاندان کی عنقریب ہونے والی تباہی پر زار زار روتے
تھین گریہ وزاری سے منع کیا اور کہا ہمارا توکل اللہ تعالےٰ پر ہے

www.shiatiger.com

تمام چیزین جو آسمان و زمین مین ہین ضرور فنا ہو جاوینگی اور اپنے خالق پاس پھر جاوینگی۔ میرے باپ میرے بھائی میری بہن مجھ سے بہتر تھین اور ہر مسلمان کے لئے نظیر رسولؐ کی موجود ہی۔ رفیقونکو صلاح دی کہ اپنی اپنی جان بچانے کے لئے جلد بھاگ جاوین مگر اون سبنے اپنے پیارے آقا کو چھوڑ دینے کا یا اونکے بعد جیتے رہنے کا انکار باصرار کیا **فصل ۵ ۳۔** دوسرے دن صبحکو اپنے گھوڑے پر سوار ہوے ایک ہاتھ مین تلوار اور ایک ہاتھ مین قرآن۔ گروہ اونکے جان نثارونکا تعداد مین صرف بیس سوار اور چالیس پیادہ تھے مگر پہلو اور پشت اونکے بسبب خیمے کی طنابون اور آگ کی خندق کے کہ لکڑیان بھر کے روشن کر رکھی تھی محفوظ تھے **فصل ۶ ۳۔** کسی فریب اور نیرنگ کے حلہ مین دشمن بیدلی سے آگے بڑھے اور ایک سردار وہین سے معہ چالیس رفیقونکے اپنی لشکر کو چھوڑ کے مرنے والونمین شریک ہوا جان نثار جو زندگی سے مایوس تھے اونکو کوئی زیر نہین کر سکتا تھا۔ مگر انبوہ دشمنونکا گھیر کے تیرونکی بوچھار سے دور سے اونکو دق کرتا تھا اور گھوڑے اور آدمی پیہم مارے جاتے تھے نماز کیوقت پر لڑائی موقوف ہوگئی اور بعد اسکے پھر لڑنا شروع ہوا اور آخر کو چند باقی رفقا حسینؑ کے قتل ہو کے جنگ تمام ہوئی **فصل ۷ ۳۔** تنہا تھکے دشمنونمین گھرے ہوے بیٹے ہوئی کے دروازے پر خیمہ کے آبیٹھے اور ایک دفعہ قطرہ پانی کے پیتے تھے کہ منہ مین

تیر لگا اور دو خوبصورت لڑکے ایک بیٹا اور ایک بھتیجا انکی گود مین مارے گئے۔ ہاتھ اوٹھا لئے اور دیکھا کہ ہاتھون سے بیباپ ایسے پیارے عزیزونکے خونکی اوٹھ رہی تھی اس صورت سے اونہون نے نماز جنازہ زندون اور مردونکی پڑہی۔ انکی بہن ناامید سے از خود رفتہ ہوکے خیمہ سے دوڑی آئین اور کوفیونکے سپہ سالار کو قسم دی کہ حسین کو انکی آنکھونکے سامنے قتل ہونے نہ دے۔ ایک آنسو ریش منور پر جاری ہوا۔ اور جبکہ اس مرد تقی بہادر نے اپنے تئین اوسکے درمیان ڈالا تو بڑے بڑے دلیر سپاہی ہر طرف پس پا ہوے۔ مگر شمر ستمگر نے جسکے نام پر مومنین ہمیشہ لعنت کرتے ہین اونکے بودے پن پر ملامت کی۔ اونہون نے رسول کے نواسے پر از سر نو تندی اور بے دردی سے حملہ کیا اور وہ تینتیس ۳۳ زخمونسے تلوار اور نیزہ کے چور ہوکے بیدم ہوکے اونکے پیچھے گرے اور اپنے مقتول کی لاش کو پامال کرکے سر کاٹکے کوفہ کے قلعہ کیطرف لیگئے۔ وہان بیرحم عبداللہ نے دہن پر بید مارا اور جس شخص نے جو یہ نامردانہ فعل دیکھا تو چیخا کہ ہائے مین جیتا رہا دیکھنے کو ایسے ظلم کے اون ہونٹونپر کہ بیجا نیکو جن ہونٹونپر مینے بہت دفعہ لبہائے رسولخدا دیکھے تھے

فصل ۴ حسین کے احوال مین کہا جا سکتا ہے کہ انکے صفات توکل و اطمینان قلبی نے بہت ممتاز کیا تھا جیسا کہ انکی آبا و اجداد کو صفت شجاعت نے مشرف کیا تھا۔ بہن انکی اکثر آہ و زار بلند آہ و زاری کرتی تہین اور زار زار روتی تہین اور چیختی تہین کاش کہ خدا مین کل ہی مرگئی ہوتی نہ آج یہ دیکھنے کو

زندہ رہتی - میرے ماں فاطمہؑ میرے باپ علیؑ میرے بھائی حسنؑ سب مرگئے تباہی اوس تباہی پر جو واقع ہوچکی اور افسوس اوس باقی تباہی پر جو ہونیوالی ہی

فصل ۳۹ حسینؑ نے جواب دیا اے پیاری بہن خدا پر بھروسا کرو اور جانو کہ ہر شے ہلاک ہوگی سواے وجود اوس خدا کے جسنے سب چیزونکو خلق کیا اور جو اپنی قدرت کاملہ سے ان سب کو اپنے پاس اوپر راجع کرے گا - میرے باپ علیؑ میرے بھائی حسنؑ مجھ سے بہتر تھے اور ہم سب کے تاسی کے لئے نظیر خود رسول خداؐ موجود ہی

فصل ۴۰ حسینؑ پیدایشی افسردہ طبع محزون المزاج تھے گویا اپنے مرگ بیگاہ کی انکو پہلے سے آگاہی تہی - اور مثل اپنے باپ کے دیندار مین قابل دیا تھے - اور اہل سیر کہتے ہین کہ وہ ہر روز ہزار مرتبہ عبادت حق تعالےٰ کی کرتے تھے - ایک دفعہ اونہون نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آیا وہ انسے محبت رکھتے تھے - علیؑ نے جواب دیا کہ وہ انکو بکمال شفقت چاہتے تھے - پھر اونہون نے پوچھا کہ خدا سے بھی آپ کو محبت ہی علیؑ نے جواب دیا ہان اسپر حسینؑ نے کہا کہ سچی دو محبتین باہم ایک دل مین نہین رہ سکتین ہین - اس کلام سے علیؑ ایسے متاثر ہوئے کہ آنسو ٹپک

www.shiatiger.com

پڑے حسین نے اونکی تشفی کے لئے کہا کہ آیا آپ کو کافر بنا اچھا معلوم ہوتا ہی کہ میرا مرتے دیکھنا ۔علی نے جواب دیا کہ مین اپنے پیارے بیٹے کو پہلے حوالہ موت کے کردون نہ کہ اپنا دین چھوڑدون ۔ تب پھر حسینؑ نے کہا کہ اس امتحان سے آپکو معلوم ہوا کہ آپکو میری محبت ایک الفت طبعی ہی اور آپ جو خدا سے محبت رکھتے ہین وہ سچی محبت ہی ۔ اور آپکے اصل دل سے ہی **فصل ۴۱** ۔ ایک عالیشان روضہ اوسی مقام پر تعمیر ہوا جہان کہ لاش حسینؑ کی دفن ہوئی تھی ۔ اور اس مقام کا نام مشہد حسینؑ ہی ۔ اور اس دن تک وہان زوار بہت جایا کرتے ہین **فصل ۴۲** سے **خلافت** عامہ سے اگرچہ اولاد علیؑ خارج رہے مگر ہر دور زمانہ مین مسلمان اونکا احترام کیا کئے ہر ایک ملک مین مسلمانون کے یہ کبھی کبھی تخت نشین ہوے ۔ اور ہر ایک عہدہ اور ہر ایک کام دنیا بادشاہ سے لیکے گدا تک کا اولاد رسولؐ سے ممتاز ہوا انکو عرب مین شریف یا سید اور شام و ترکستان مین امیر اور افریقہ و فارس و ہند مین سید کہتے ہین اور جب یہ امر خیال کیا جاتا ہی کہ موافق مسلمانون کی شرع کے اثنا اثبات دعوی سیادت کو کافی ہی کہ فلان شخص کے باپ یا مان مین سے

www.shiatiger.com

کوئی خاندان آنحضرت سے ہوسے تو یہ بات کچھ تعجب کی نہین معلوم ہوتی کہ تمام ممالک اسلام مین ہر جگہ اولادِ رسولؐ کی کثرت ہے۔ **فصل ۴۳**

اگر ہم فقط اسقدر ذکرِ علیؑ کے اکتفا کرین جو ابتک ہم نے ان اوراق مین ضمناً کیا ہے تو نہ صرف علیؑ کے سے شخص کے حق مین کوتاہی بلکہ پڑھنے والے کی توقع کے بھی خلاف ہوتا لہذا انکی اور خصوصیات مذکورہ ذیل اونکے بیان کرکے اس رسالہ کو ہم ختم کرتے ہین **فصل ۴۴**۔ لکھتے ہین کہ ظاہر ڈیل ڈول مین وہ میانہ قد مگر قوی تھے اور خالق نے اونکو بلے اندازہ سکت بدن مین مرحمت فرمائی تھی۔ داڑھی سیاہ اور گھنی تھی اور چہرہ اون کا گلرنگ اور زیرکی اور نیکی کی شعاع دیتا ہوا تھا۔ اور اسپر اعتماد کرکے ٹھیک پتا اونکے مزاج کا لگ جا سکتا تھا۔ شجاعت اور فصاحت دونون مین برابر بیہ مشہور تھے درحالیکہ لقب اسد اللہ کا اونکی جرات اور نام آوری پر شاہد ہے اسکی ایک نظیر بہت سی نظیرون مین سے کہ جو محاصرہ قلعہ خیبر ۶۲۸ عیسوی مین مشاہدہ ہوتے۔ جب ابوبکر اور عمر دو دفعہ علم لیکر ہر گاڑ چکے اور دونون دفعہ ہٹا دیتے جاتے چلے تو آنحضرت نے کہا کہ کل علم ایسے بہادر سپہی کے ہاتھ حوالہ کرونگا کہ جو دوست خدا کا اور

www.shiatiger.com

رسول حبیب خدا کا ہو۔ دوسرے دن جب یہ علم علیؑ کے سپرد ہوا تو وہ دشمن
کے طرف جھپٹے اور مظفر و منصور واپس آئے حکایت اونکی اس کارنمایانکی
اور قصے اونکے اور وقایع عظیم کے اکثر عربی اور فارسی شاعرونکی تصنیفات
مین ہوا کرتے ہین اور عام مجمعون مین پڑھے جاتے ہین جہان ہجوم مشتاق
سامعین کا ہوتا ہی۔ اور سنکے از حد محظوظ ہوتے ہین چنانچہ جب حضور رسالت کے
وہ قلعہ خیبر کے سامنے تھے اوس کے بیان مین ایک شاعر یون کہتا ہی کہ
ڈہال جو اوس بہادر کے بازو پر تھی وہ ایک ٹکڑا ابر کا قریب آفتاب کے
تھا اور پھر کہتا ہی کہ ڈہال کے نیچے سے علیؑ نے جو ذوالفقار یعنے وہ مشہور
تلوار جسکو خدا نے اونکے لئے بھیجی تھی کھینچی تو ایسی چمکی جیسے بجلی کالی گھٹا مین
کہ قریب آفتاب کے ہو اور جس طرح کہ نشتر تیز تر شاخون کو کسی درخت
کی جدا کرتا ہی اوسیطرح علیؑ کا تیغہ سرون بدبخت کافرون کے جدا کرتا

فصل ۴۵ ۔ علیؑ ہنر ہاے جنگ مین کمال رکہتے تھے مگر اون کو
علم سیاست مین بالکل واقفیت نہ تھی۔ معاویہ نے اپنی اور
علیؑ کے لڑائی کے ذکر مین کہا کہ دو چیزون سے مجکو موقع ملا کہ میرے
حریف کے مزاج مین اخفا نہ تھا۔ اور میری بات کا پتا نہین لگ سکتا

www.shiatiger.com

تھا۔ علی کے اپنے سپاہی تھے اور میرے سپاہی اشارہ پر کام کرتے تھے فصل ۴۶۔ پس اگر علی بلحاظ اپنی جبلات اور بردباری اور عقلمندی کے دیکھے جاوین تو جتنے لوگ عربستان مین سلف سے پیدا ہوئے اون سب مین بڑھ کے معلوم ہون گے۔ تمام مسلمان مورخ انکے جسمانی اور اخلاقی اوصاف کا بیان نہایت جوش کے الفاظ سے کرتے ہین۔ ابوالفدا یون کہتا ہے۔ علی ابن ابی طالب ہم پائے ہین بنظیر ایک دلیر اور لائق رئیس کے ایک رئیس جس سے بہتر تمام اہل اسلام مین پایا جاتا نہین ہے۔ اور جو انصافاً مقابل بادشاہ حکیم مارقوس الطونیوس کے رکھا جاسکتا ہے۔ مگر وہ تباہ ہوئے روزگار مخالف سے اور دشمنی سے ایک حریص عورت کے (عائشہ) باعث دروغ حلفی اور دست قاتل کے فصل ۴۷۔ لیکن علی اہل علم کے سلسلہ مین تھے ممتاز مرتبہ رکھتے تھے کہ انہون نے تحصیل علم مین ایسی کوشش و توجہ کی تھی جو انکے زمانہ اور ملک مین رسم نہ تھے بہت سے مجموعے انکے جملون کے اور مثلون کے اور قصیدون کے بعد انکے باقی ہین۔ تھوڑی تھوڑی ان جملون سے شہر لیڈن مین گولن نے سنہ ۱۶۲۹ع مین اور لسٹ نے سنہ ۱۶۲۴ع مین آخر مین قصیدہ ابن زبیر کے

www.shiatiger.com

چہاپے ۔ واشر نے گولن کے چہاپے ہوے جانکو فرانسیسی مین ترجمہ کرکے ۱۶۹۱ء
مین چہاپا ۔ اکلی نے اپنی کتاب مسمی بہ تاریخ عرب کے تیسرے طبع مین علی کے
ایک سو مختصر جملون کا انگریزی ترجمہ لکہا ہی اور نسبت اونکی عربی صرف و نحو کے
کتاب مین لکہتا ہی کہ تو جر شنک نے اونکی ایک سو مثالین چہاپی ہین ۔ سب
سے پہلے گواڈ گمیو لو نے انکے قصائد کو مع لاطینی ترجمہ کے روم قدیم ۱۶۴۲ء
مین چہاپا مگر اوس ہی کو کینپر نے صحیح کرکے شہر لیڈین ۱۷۴۵ء مین آٹھ ورقی
تختی پر چہاپا ۔ اس مجموعہ مین چہہ چہوٹے قصیدہ ہین پہلے قصیدہ کو ایمن سے
گولن نے لوئنیوس کے نحو و صرف کی کتاب مطبوعہ لیڈن ۱۶۱۶ء کے
آخر مین اور دوسری اور تیسری اور چوتہی کو اکانو نے اپنی عربی نحو و صرف کے
کتاب مطبوعہ روم ۱۶۱۰ء مین طبع کیا ہی ۔ ایک رسالہ علم رد سحر کے

[1] مذکور ذیل بطور نمونہ کے اقوال علی کے ہین ۔ علم امیر کی زینت اور فقیر کی دولت ہی ۔ سچ بولنا جس مطلب سے خدا نے گویائی دے اوس مطلب کے موافق کرتا ہی ۔ کمال تین چیزین ہین ۔ صبر مصیبت پر ۔ اعتدال اپنے اشغال مین ۔ لطف محتاج پر ۔ دین ایک درخت ہی جسکی جڑ ایمان ہی ۔ اور خوف خدا اوسکی شاخین ہین ۔ اور حیا پہل ہی جو ہستی دنیا کے مستحق ہی حشمت اس کے مذلت ہی ۔ بلندی اسکی پستی ہی ۔ مکار کے زبان شیرین ہوتی ہی مگر دل کڑوا ہوتا ہے ۔ حماقت لا علاج مرض ہے ۔ وہ شخص آدمیو مین سب سے زیادہ ضعیف ہی جو خود اپنے اوپر فتوی دے نہ سکے کہ اور لوگو پر فتوی دینے حرص باہ شروت سے دشمنی ہوتی ہین اور اس سے جو مفاسد برپا ہوتے ہین وہ مفاسد جس عصر مین ورجس اقلیم مین ہون اوس ہی مین اکثر محدود رہتے ہین ۔ اور اعصار لاحقہ اور اقالیم دیگر مین شایع نہین ہوتے ہین ۔ مگر وہ مفاسد جو اختلاف مذہبی یا جو نہایت با اصلاح تدبیر عداوت ہو یعنے عناد دینی اوس سے پیدا ہون چنانچہ حال

بیان میں مصنفہ علما سنا ہے کہ ابھی شاہی کتب خانہ میں قسطنطنیہ کے موجود ہے — اسے ناظرین علی ایسے تھے — راحت ابدی کے آغوش میں

وہ ہمیشہ آرام کیا کریں فقط

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد اوس خدائے پاک کو	نور ایمان جسنے بخشا خاک کو

رسالہ موسوم باسم تاریخی جزو مظاہر الحق جسکو رسالہ خلافت مسٹر جان ڈونپورٹ سے حسب الحکم عالیجناب معلی القاب حضور شاہزادہ عالم و عالمیان میرزا جہانقدر بہادر دام اقبالہ کے جناب مولوی محمد حیدر رضا صاحب خلف الصدق جناب مولوی ہزبر علی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے بزبان اردو با محاورہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری میں حلیہ ترجمہ سے آراستہ فرمایا اور سنہ ۱۳۱۸ء شہر عظیم آباد پٹنہ میں چھپا تھا اب مکرر باجازت شاہزادہ ممدوح الشان بلیغ حسن اہتمام سے طبع ہو کر دل پسند خاص و عام ہوا۔

در سنہ ۱۳۱۱ ہجری میں

بخط خام سید محمد ابن سید سلطان

www.shiatiger.com